بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم دوشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۴ نبوت ۱۳۴۵ ہش ۸ رجب ۱۳۸۶ھ ۱۴ نومبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۶۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ـ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ـ

ربوہ ۱۳ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو ڈھونڈتا ہے وہی پاتا ہے جو کھٹکھٹاتا ہے اسی کیلئے کھولا جاتا ہے

اے نادان اپنی کوٹھڑی کے کواڑ کھول تا تجھے آفتاب نہ صرف نظر آوے بلکہ تجھے منوّر کرے

"اِس جگہ میں بعض لوگوں کا وسوسہ بھی دُور کرنا چاہتا ہوں جو ذی مقدرت لوگ ہیں اور اپنے تئیں بڑا فیاض اور دین کی راہ میں فدا شدہ خیال کرتے ہیں لیکن اپنے مالوں کو محل پر خرچ کرنے سے بکلی منحرف ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر ہم کسی صادق مؤید من اللہ کا زمانہ پاتے جو دین کی تائید کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوتا تو ہم اُس کی نصرت کی راہ میں ایسے جھکتے کہ قربان ہی ہو جاتے، مگر کیا کریں ہر طرف فریب اور مکر کا بازار گرم ہے۔ مگر اے لوگو تم پر واضح رہے کہ دین کی تائید کے لئے ایک شخص بھیجا گیا لیکن تم نے اسے شناخت نہیں کیا وہ تمہارے درمیان ہے اور یہی ہے جو بول رہا ہے پر تمہاری آنکھوں پر بھاری پردے ہیں۔ اگر تمہارے دل سچائی کے طلبگار ہوں تو جو شخص خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے اس کا آزمانا بہت سہل ہے۔ اُس کی خدمت میں آؤ، اُس کی صحبت میں دو تین ہفتے رہو، تا اگر خدا تعالیٰ چاہے تو اُن برکات کی بارشیں جو اس پر ہو رہی ہیں اور وہ حقانی وحی کے انوار جو اس پر اُتر رہے ہیں اُن میں سے تم بچشم خود دیکھ لو۔ جو ڈھونڈتا ہے وہی پاتا ہے جو کھٹکھٹاتا ہے اسی کے لئے کھولا جاتا ہے۔ اگر تم آنکھیں بند کر کے اور اندھیری کوٹھڑی میں چھپ کر یہ کہو کہ آفتاب کہاں ہے تو یہ تمہاری عبث شکایت ہے۔ اے نادان اپنی کوٹھڑی کے کواڑ کھول اور اپنی آنکھوں پر سے پردہ اٹھا تا تجھے آفتاب نہ صرف نظر آوے بلکہ اپنی روشنی سے تجھے منوّر کرے۔

بعض کہتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا اور مدارس کھولنا ہی تائید دین کیلئے کافی ہے۔ مگر وہ نہیں سمجھتے کہ دین کس چیز کا نام ہے اور اس ہماری ہستی کی انتہائی اغراض کیا ہیں اور کیونکر اور کن راہوں سے وہ اغراض حاصل ہو سکتے ہیں سو انہیں جاننا چاہیئے کہ انتہائی غرض اِس زندگی کی خدا تعالیٰ سے وہ سچا اور یقینی پیوند حاصل کرنا ہے جو تعلقاتِ نفسانیہ سے چھوڑا کر نجات کے سرچشمہ تک پہنچاتا ہے۔ سو اِس یقینِ کامل کی راہیں انسانی بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز کھل نہیں سکتیں اور انسانوں کا گھڑا ہوا فلسفہ اس جگہ کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا بلکہ یہ روشنی ہمیشہ خدا تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے ظلمت کے وقت میں آسمان سے نازل کرتا ہے۔ اور جو آسمان سے اُترا وہی آسمان کی طرف لے جاتا ہے۔" (فتح اسلام)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۳ نومبر۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دسواں سالانہ اجتماع دعاؤں، ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں اپنی مخصوص روایات کے ساتھ آج بعد نماز جمعہ ۳ بجے سہ پہر شروع ہو رہا ہے۔ اس میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے لئے دور و نزدیک کے انصار صاحبان بفضلہ تعالیٰ ربوہ پہنچنے شروع ہو گئے ہیں۔ اجتماع تین روز تک جاری رہے گا۔

○ مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین معدہ میں Acut Gastric Ulcer کی وجہ سے علیل ہیں۔ اس سے قبل غذا کی نالی کا اپریشن بھی کروا چکے ہیں۔ دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مکرم ظفر صاحب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے اور وطن سے دور اپنی حفاظت میں رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(وکالت تبشیر)

○ "امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ نومبر ۶۴ء

سُبحان اللہ وبحمدہٖ سُبحان اللہ العظیم

سورۂ صف کا آغاز

سبّح للہ مافی السّمٰوٰت ومافی الارض وھو العزیز الحکیم

یعنی جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ضرور بضرور (پھر) اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے لگیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی غالب آنے والا اور حکمتوں والا ہے۔

جیسا کہ ہم نے گزشتہ اداریہ میں لکھا ہے یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے اور اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ دنیا پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کفر و الحاد کے غلبہ کی وجہ سے بند ہو جائے گی۔ یہ پیشگوئی صاف طور پر موجودہ زمانے کے متعلق ہے جب دنیا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ بیٹھی ہے اور تمام تر مادہ پرستی کی طرف ہی جھک گئی ہے۔ آج دنیا میں جس طرف نظر اٹھائیں مادہ پرستی ہی مادہ پرستی کا منظر نظر آ رہا ہے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے دینِ حق کو بھی محض مادی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کا نام سب لیتے ہیں مگر یہ صرف زبان تک ہی محدود ہے۔ ورنہ حقیقی پرستش اپنی عقل کی اور اپنی صنعت اور علوم و فنون کی ہو رہی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا نام محض برسبیل تذکرہ تو آ جاتا ہے لیکن عوام و خواص نے اللہ تعالیٰ پر وہ محکم یقین ترک کر دیا ہے جو ہونا چاہیئے۔ سو اللہ تعالیٰ ان الفاظ میں یہ پیشگوئی فرماتا ہے کہ اگرچہ دنیا ساری کی ساری مادہ پرستی کی طرف جھک جائے گی اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بند ہو جائے گا مگر اللہ تعالیٰ ہی آخر میں غالب آئے گا اور وہ ایسی حکمت کرے گا کہ زمین و آسمان پھر تسبیح سے بھر جائیں گے۔

اس پیشگوئی کی تائید میں بہت سی احادیث بھی ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام پر ایسی حالت آئے گی کہ قرآن کی تعلیمات گویا ثریا پر چڑھ جائیں گی۔ مساجد ویران ہو جائیں گی اور اہلِ علم حضرات کی یہ حالت ہو گی کہ وہ برائیوں کا منبع بن جائیں گے۔ لہذا اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں نہایت فصیح و بلیغ اور پُر معنی الفاظ میں بتاتا ہے کہ جب اسلام دنیا سے اٹھ جائے گا تو اللہ تعالیٰ خود دخل کر کے اس کو زندہ کرے گا۔ اور اس سورۃ میں وہ تمام طریقے بیان فرماتا ہے جن طریقوں سے تجدید و احیائے اسلام کا کام مقدر ہو چکا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متمّ نورہٖ ولو کرہ الکٰفرون۔ (سورۂ صف آیہ ۹)

یعنی وہ چاہتے ہیں کہ مومنوں سے اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں۔ مگر اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا خواہ کافر لوگ کتنا ہی ناپسند کریں۔

سو اللہ تعالیٰ کی تسبیح زمین و آسمان میں پھر جاری ہونی ہے اور ہم علیٰ وجہ البصیرت ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی لئے دنیا میں مبعوث کیا ہے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح پھر جاری ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا بیج بو دیا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ انصار اللہ کی مجلس اللہ تعالیٰ کی تسبیح کو بلند کرنے کے لئے ہی ایک بنیادی شاخ ہے۔

آج ربوہ میں ایک سال کے بعد پھر انصار اللہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ تین دن تک جاری رہے گا۔ یہ اجتماع خالصۃً اللہ تعالیٰ کی تسبیح بلند کرنے کے لئے ہو رہا ہے۔ اس اجتماع کے پیشِ نظر کوئی دنیاوی کام نہیں ہے نہ تو یہ ووٹوں کے حصول کے لئے ہے نہ اپنے نمائندے بھیجنے اور صلاح و مشورہ کیلئے ہم اکٹھے ہو رہے ہیں۔ نہ یہ کسی تجارتی گلڈ کا اجلاس ہے جس میں تجارتی فروغ کے لئے نئے نئے طریقے سوچے جائیں نہ یہ کوئی ادبی محفل ہے کہ اس میں ادبی مضامین پر مقالے پڑھے جائیں یا اشعار سے حاضرین کے دلوں کو گرمایا جائے۔ ان میں سے یہاں کوئی چیز بھی نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ عام معنی میں دینی اجتماع بھی نہیں ہے کہ یہاں لمبی لمبی تقریریں ہوں گی اور دینی، شرعی یا فقہی مسائل پر بحثیں ہوں گی۔ ان سب کے خلاف یہ سراسر صرف اللہ تعالیٰ کی تسبیح کو بلند کرنے کے لئے۔ ہاں۔ زیادہ سے زیادہ بلند کرنے کے لئے ان نیک اور پاک روحوں کا اجتماع ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے ثبا عہد باندھا ہے کہ ہم آسمانوں اور زمین کو پھر تیری تسبیح سے بھر دیں گے ہم تیری ہی پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں کہ

سبّح للہ مافی السّمٰوٰت ومافی الارض

اور سچی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں سے آج یہ عظیم الشان پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہے۔ انصار اللہ کا یہ سالانہ اجتماع اس لئے منعقد ہوتا ہے کہ ہم تمام دنیا میں تسبیحِ حق کا شور ڈالنے اور اس کی حمد و ثنا کا غلغلہ برپا کرنے کے لئے اپنے گلوں اور پھیپھڑوں کی مشق کریں۔ نہیں۔ بلکہ یہ ایک طرح سے امتحان گاہ ہے کہ ہم نے گزشتہ سال میں کتنی ترقی کی ہے اور اب اگلی سیڑھی پر قدم کس طرح رکھیں۔

حضرت شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ کے متعلق روایت ہے کہ جون کے مہینہ میں دوپہر کے وقت جب گرمی اپنے پورے شباب پر تھی آپ شاہی مسجد کے فرش پر ننگے پاؤں ٹہل رہے تھے۔ کسی نے پوچھا کہ آپ اتنی مشقت کیوں اٹھا رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں آئندہ جہاد کے لئے مشق کر رہا ہوں دیکھتا ہوں کہ میرے پاؤں میں کتنی قوتِ برداشت ہے۔

آج اللہ تعالیٰ نے اپنی تسبیح کو بلند کرنے کا جہاد ہم پر فرض کیا ہے تاہم موجودہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کو بلند کرنا ایسا سہل بھی نہیں ہے۔ کفر و الحاد کے غبار دراغبار دنیا کو گھیرے ہوئے ہیں۔ مخالفینِ حق کی جنگی تیاریوں کے علاوہ خود اہلِ دین کے تعصبات کے پہاڑ ہمارے راستہ کو روکے کھڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے۔ چنانچہ اس نے اس لئے کہا ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا کر کے ہی چھوڑے گا۔ اگر یہ کام سہل ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس تحدی سے یہ کلام نہ فرماتا۔ وہ ہماری کمزوریوں سے بھی واقف ہے۔ تاہم وہی ہے جو ہماری پشت پر کھڑا ہو کر ہمیں سہارا دے رہا ہے۔ اور ہمیں یقین دلا رہا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم آگے آگے بڑھتے جاؤ۔ آگے آگے قدم بڑھاتے جاؤ۔ میری تسبیح کو بلند سے بلند تر کرتے جاؤ۔ آہستہ آہستہ نور کی کرنیں ان ظلمتوں کے کلیجے چیر ڈالیں گی اور دنیا میں نور ہی نور ہو جائے گا۔ تسبیح سے دنیا بھر جائے گی۔ سو ؎

نہ ہم باز آئیں گے تسبیح سے
نہ چنڈول کے پیچھے جائیں گے

جب تو مرے قریب تھا اتنا نہ تھا قریب

شہ رگ سے اپنی دیکھ تو ہو کر ذرا قریب
ہیں تیرے بُت قریب کہ میرا خُدا قریب

ہر وقت میرے دل میں ہے تو جب سے تو نہیں
جب تو مرے قریب تھا اتنا نہ تھا قریب

کشتی کے ساتھ موج جو ٹکرا گئی کوئی
سمجھا کہ خود کنارہ مرے آ گیا قریب

گُل کے تبسّموں پہ ہے پھولی ہوئی بہار
اے کاش جانتی کہ ہے اُنکی قضا قریب

رفتا اُپنے دل کی تو ناپی نہ جا سکی
کیا جانئے کہ دُور ہے کیا اور کیا قریب

تنویر

[redacted]

قسط اوّل

دُعا کی حقیقت

سورۂ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ کی چار صفات کا ذکر اور ان کی پُر معارف تفسیر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب علم و عرفان کا ایک بے بہا خزانہ ہے جسے ہمیشہ زیر مطالعہ رکھنا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ ذیل میں دُعا کی حقیقت کے موضوع پر حضور علیہ السلام کی کتاب ایام الصلح کا ایک حصہ درج کرتے ہیں تا احباب کو حضور کی کتب کے بالالتزام مطالعہ کی تحریک ہو اور جو دوست ان کتب کو نہیں پڑھتے انہیں احساس ہو کہ وہ روحانی حقائق و معارف کے کتنے قیمتی جواہرات سے اپنے آپ کو محروم رکھ رہے ہیں۔

دعا جو خدا تعالیٰ کی پاک کلام نے مسلمانوں پر فرض کی ہے اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو۔ کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے۔

(۲) دوسرے یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو

(۳) تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایت الٰہی شامل حال ہو تو علم اور حکمت زیادہ بڑھے۔

(۴) چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کا الہام اور رؤیا کے ساتھ وعدہ دیا جائے۔ اور اسی طرح ظہور میں آوے تو معرفت الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو۔ جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے۔ لیکن اگر کسی کو بطور خود مرادیں ملتی جائیں اور خدا تعالیٰ سے دوری اور مہجوری ہو۔ تو وہ تمام مرادیں انجام کار حسرتیں ہیں۔ اور وہ تمام مقاصد جن پر فخر کیا جاتا ہے آخر الام جائے افسوس اور تاسف ہیں۔ دنیا کے تمام عیش آخر رنج سے بدل جائیں گے۔ اور تمام راحتیں دکھ اور درد دکھائی دیں گی۔ مگر وہ بصیرت اور معرفت جو انسان کو دعا سے حاصل ہوتی ہے اور وہ نعمت جو دعا کے وقت آسمانی خزانہ سے ملتی ہے وہ کبھی کم نہ ہو گی۔ اور نہ اس پر زوال آئے گا۔ بلکہ روز بروز معرفت اور محبت الٰہی میں ترقی ہو کر انسان اس زینہ کے ذریعہ سے جو دعا ہے فردوس اعلیٰ کی طرف کھینچا چلا جائے گا۔ خدا تعالیٰ کی چار اعلیٰ درجہ کی صفتیں ہیں جو ام الصفات ہیں۔ اور ہر ایک صفت ہماری بشریت سے ایک امر مانگتی ہے۔ اور وہ چار صفتیں یہ ہیں۔

ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت
مالکیت یوم الدین۔

(۱) ربوبیت۔ اپنے فیضان کے لئے عدم محض یا مشابہ بالعدم کو چاہتی ہے۔ اور تمام انواع مخلوق کی جاندار ہوں یا غیر جاندار اسی سے پیرایہ وجود پہنتے ہیں۔

(۲) رحمانیت۔ اپنے فیضان کے لئے صرف عدم کو ہی چاہتی ہے۔ یعنی اس عدم محض کو جس کے وقت میں وجود کا کوئی اثر اور ظہور نہ ہو۔ اور صرف جانداروں سے تعلق رکھتی ہے۔ اور چیزوں سے نہیں۔

(۳) رحیمیت۔ اپنے فیضان کے لئے موجود ذوالعقل کے منہ سے نیستی اور عدم کا اقرار چاہتی ہے۔ اور صرف نوع انسان سے تعلق رکھتی ہے۔

(۴) مالکیت یوم الدین۔ اپنے فیضان کے لئے فقیرانہ تضرع اور الحاح کو چاہتی ہے اور صرف ان انسانوں سے تعلق رکھتی ہے جو گداؤں کی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرتے ہیں اور فیض پانے کے لئے دامن افلاس پھیلاتے ہیں۔ اور سچ مچ اپنے تئیں تہی دست پا کر خدا تعالیٰ کی مالکیت پر ایمان لاتے ہیں۔

یہ چار الٰہی صفتیں ہیں جو دنیا میں کام کر رہی ہیں۔ اور ان میں سے جو رحیمیت کی صفت ہے وہ دعا کی تحریک کرتی ہے۔ اور مالکیت کی صفت خوف اور قلق کی آگ سے گداز کر کے سچا خشوع اور خضوع پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ اس صفت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مالک جزا ہے کسی کا حق نہیں جو دعوے سے کچھ طلب کرے اور مغفرت اور نجات محض فضل پر ہے۔

اب خلاصہ کلام یہ کہ خدا تعالیٰ کی یہ چار صفتیں ہیں جو قرآنی تعلیم اور تحقیق عقل سے ثابت ہوتی ہیں اور منجملہ ان کے رحیمیت کی صفت ہے جو تقاضہ کرتی ہے کہ کوئی انسان دعا کرے تا اس دعا پر فیوض الٰہی نازل ہوں۔ ہم نے براہین احمدیہ اور کرامات الصادقین میں بھی یہ ذکر لکھا ہے۔ کہ کیونکر یہ چاروں صفتیں لف و نشر مرتب کے طور پر سورۂ فاتحہ میں بیان کی گئی ہیں۔ اور چونکہ صحیفہ فطرت پر نظر ڈالکر ثابت ہوتا ہے کہ اسی ترتیب سے جو سورۂ فاتحہ میں ہے یہ چاروں صفتیں خدا کی فعلی کتاب قانون قدرت میں پائی جاتی ہیں۔ اب دعا سے انکار کرنا یا اس کو بے سود سمجھنا یا جذب فیوض کے لئے اس کو ایک محرک قرار نہ دینا گویا خدا تعالیٰ کی تیسری صفت سے جو رحیمیت ہے انکار کرنا ہے۔ مگر یہ انکار در پردہ دہریت کی طرف ایک حرکت ہے۔ کیونکہ رحیمیت ہی ایک ایسی صفت ہے جس کے ذریعہ سے باقی تمام صفات پر یقین بڑھتا اور کمال تک پہنچتا ہے وجہ یہ کہ جب ہم خدا تعالیٰ کی رحیمیت کے ذریعہ سے اپنی دعاؤں اور تضرعات پر الٰہی فیضوں کو پاتے ہیں اور ہر ایک قسم کی مشکلات حل ہوتی ہیں تو ہمارا ایمان خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی قدرت اور رحمت اور دوسری صفات کی نسبت بھی حق الیقین تک پہنچتا ہے اور ہمیں چشم دید ماجرا کی طرح سمجھ آجاتا ہے کہ خدا تعالیٰ درحقیقت حمد اور شکر کا مستحق ہے اور درحقیقت اس کی ربوبیت اور رحمانیت اور دوسری صفات سب درست اور صحیح ہیں۔ لیکن بغیر رحیمیت کے ثبوت کے دوسری صفات بھی مشتبہ رہتی ہیں۔

ظاہر ہے کہ امر مقدم اور ایک بھاری مرحلہ جو ہمیں طے کرنا چاہیئے وہ خدا شناسی ہے۔ اگر ہماری خدا شناسی ہی ناقص اور مشتبہ اور دھندلی ہو تو ہمارا ایمان ہرگز منور اور چمکیلا نہیں ہو سکتا۔ اور یہ خدا شناسی جب تک کہ رحیمیت کی صفت کے ذریعہ سے ہمارا چشم دید واقعہ نہ بن جائے۔ تب تک ہم کسی طرح سے اپنے رب کریم کی حقیقی معرفت کے چشمہ سے آب زلال نہیں پی سکتے۔ اگر ہم اپنے تئیں دھوکہ نہ دیں تو ہمیں اقرار کرنا پڑے گا کہ ہم تکمیل معرفت کے لئے اس بات کے محتاج کہ خدا کی صفت رحیمیت کے ذریعہ سے تمام شکوک و شبہات ہمارے دور ہو جائیں۔ اور خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضل اور قدرت کی صفات تجربہ میں آکر ہمارے دل پر ایسا اثر پڑے کہ ہمیں ان نفسانی جذبات سے چھڑا دے جو محض کمزوری ایمان اور یقین کی وجہ سے ہمارے پر غالب آتے اور دوسری طرف رُخ کر دیتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ انسان اس چند روزہ دنیا میں آکر بوجہ اس کے کہ خدا شناسی کی پُر نور کرنیں اس کے دل پر نہیں پڑتیں ایک خوفناک تاریکی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور جس قدر دنیا اور دنیا کی املاک اور دنیا کی ریاستیں اور حکومتیں اور دولتیں اس کو پیاری معلوم ہوتی ہیں۔ اس قدر عالم معاد کی لذات اور خوشحالی حقیقی کی جستجو اس کو نہیں ہوتی۔ اور اگر کوئی نسخہ دنیا میں ہمیشہ رہنے کا نکلے۔ تو اپنے منہ سے اس بات کے کہنے کے لئے تیار ہے۔ کہ میں بہشت اور عالم آخرت کی نعمتوں کی خواہش بالکل نہیں رکھتا۔ پس اس کا کیا سبب ہے۔ یہی تو ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی قدرت۔ رحمت اور وعدوں پر حقیقی ایمان نہیں۔ پس حق کے طالب کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اس حقیقی ایمان کی تلاش میں لگا رہے اور اپنے تئیں یہ دھوکہ نہ دے کہ میں مسلمان ہوں اور خدا اور رسول پر ایمان لاتا ہوں۔ قرآن شریف پڑھتا ہوں۔ شرک سے بیزار ہوں۔ نماز کا پابند اور ناجائز اور بد باتوں سے اجتناب کرتا ہوں۔ کیونکہ مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہو گا۔ جس نے وہ زندہ اور حقیقی نور اسی دنیا میں حاصل کر لیا ہے۔ جو انسان کے منہ کو اس کے تمام قوتوں۔ طاقتوں۔ ارادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف پھیر دیتا ہے اور جس سے اس سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو کر انسانی روح میں ایک سچی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ زندہ اور حقیقی نور کیا چیز ہے؟ وہی خدا داد طاقت ہے جس کا نام یقین اور معرفت تامہ ہے۔ یہ وہی طاقت ہے جو اپنے زور آور ہاتھ سے ایک خوفناک اور تاریک گڑھے سے انسان کو باہر لاتی اور بہیمیت ودنی ادنیٰ اور پراگندہ تقدیر بٹھا دیتی ہے۔ اور قبل اس کے جو یہ روشنی حاصل ہو تمام اعمال صالحہ رسم اور عادت کے رنگ میں ہوتے ہیں۔ اور اس صورت میں ادنے ادنے امتحانوں کے وقت انسان ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ بجز اس مرتبہ یقین کے خدا سے معاملہ صافی کس کا ہو سکتا ہے جس کو یقین دیا گیا ہے۔ وہ پانی کی طرح خدا کی طرف بہتا ہے۔ ہوا کی طرح اس کی طرف جاتا ہے۔ آگ کی طرح غیر کو جلا دیتا ہے۔ اور مصائب میں زمین کی طرح ثابت قدمی دکھاتا ہے۔ خدا کی معرفت دیوانہ بنا دیتی ہے۔ مگر لوگوں کی نظر میں دیوانہ اور خدا کی نظر میں عقلمند اور فرزانہ۔ یہ شربت کیا ہی شیریں ہے کہ حلق سے اترتے ہی تمام بدن کو شیریں کر دیتا ہے۔ اور یہ دودھ کیا ہی لذیذ ہے کہ ایک دم میں تمام نعمتوں سے فارغ

اور لاپرواہ کر دیتا ہے مگر ان دعاؤں سے حاصل ہوتا ہے جو جان کو ہتھیلی پر رکھ کر کی جاتی ہیں اور کسی دوسرے کے خون سے نہیں بلکہ اپنی سچی قربانی سے حاصل ہوتا ہے کیسا مشکل کام ہے۔ آہ صد آہ!

میں مناسب دیکھتا ہوں کہ صفائی بیان کے لئے صفاتِ اربعہ مذکورہ کی تشریح بذیل تفسیر سورۃ فاتحہ اسی جگہ لکھ دوں تا معلوم ہو کہ کیونکر اللہ جلّ شانہٗ نے اپنی کتاب کی پہلی سورۃ میں ہی دعا کے لئے ترغیب دی ہے اور وہ یہ ہے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ ربّ العٰلمین
الرّحمٰن الرّحیم۔ مٰلک
یوم الدّین۔ ایّاک نعبد
وایّاک نستعین۔ اھدنا
الصّراط المستقیم
صراط الّذین انعمت علیھم
غیر المغضوب علیھم
ولا الضّالّین۔ اٰمین۔

ترجمہ:- خدا جس کا نام اللہ ہے تمام اقسام کی تعریفوں کا مستحق ہے اور ہر ایک تعریف اسی کی شان کے لائق ہے کیونکہ وہ رب العالمین ہے۔ وہ رحمٰن ہے۔ وہ رحیم ہے وہ مالک یوم الدین ہے۔ ہم (اے صفاتِ کاملہ والے) تیری ہی پرستش کرتے ہیں اور مدد بھی تجھ سے ہی چاہتے ہیں۔ ہمیں وہ سیدھی راہ دکھلا جو ان لوگوں کی راہ ہے جن پر تیرا انعام ہے۔ اور ان راہوں سے بچا جو ان لوگوں کی راہیں ہیں جن پر تیرا غضب طاعون وغیرہ عذابوں سے دنیا ہی میں وارد ہوا۔ اور نیز ان لوگوں کی راہوں سے بچا کہ جن پر اگرچہ دنیا میں کوئی عذاب وارد نہیں ہوا مگر اُخروی نجات کی راہ سے وہ دور جا پڑے ہیں اور آخر عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

اب واضح رہے کہ یہ سورۃ قرآن شریف کی پہلی سورۃ ہے جس کا نام سورۂ فاتحہ ہے کیونکہ ابتدا اسی سے ہے اور اس کا نام ام الکتاب بھی ہے۔ کیونکہ قرآن شریف کی تمام تعلیم کا اس میں خلاصہ اور عطر موجود ہے۔ اور اس سورۃ میں ہدایت پانے کے لئے ایک دعا سکھلائی گئی ہے تا معلوم ہو کہ فیوض ربانی حاصل کرنے کے لئے دعا کرنا ضروری ہے۔ اور اس سورۃ کو الحمد للہ سے شروع کیا گیا ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک حمد اور تعریف اس ذات کے لئے مسلّم ہے جس کا نام اللہ ہے اور اس سورۃ کو الحمد للہ سے اس لئے شروع کیا گیا کہ اصل مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت روح کے جوش اور طبیعت کی کشش سے ہو اور ایسی کشش جو عشق اور محبت سے بھری ہوئی ہو ہرگز کسی کی نسبت پیدا نہیں ہو سکتی جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ وہ شخص ایسی کامل خوبیوں کا جامع ہے جن کے ملاحظہ سے بے اختیار دل تعریف کرنے لگتا ہے۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ کامل تعریف دو قسم کی خوبیوں کے لئے ہوتی ہے۔ ایک کمالِ حُسن اور ایک کمالِ احسان اور اگر کسی میں دونوں خوبیاں جمع ہوں تو پھر اس کے لئے دل فدا اور شیدا ہو جاتا ہے اور قرآن شریف کا بڑا مطلب یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دونوں قسم کی خوبیاں حق کے طالبوں پر ظاہر کرے تا اس بے مثل و مانند ذات کی طرف لوگ کھینچے جائیں اور روح کے جوش اور کشش سے اس کی بندگی کریں۔ اسلئے پہلی سورۃ میں ہی یہ نہایت لطیف نقشہ دکھلانا چاہا ہے کہ وہ خدا جس کی طرف قرآن بلاتا ہے وہ کیسی خوبیاں اپنے اندر رکھتا ہے۔ سو اسی غرض سے اس سورۃ کو الحمد للہ سے شروع کیا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ سب تعریفیں اسی کی توان کے لئے لائق ہیں جس کا نام اللہ ہے۔ اور قرآن کی اصطلاح کی رو سے اللہ اس ذات کا نام ہے جس کی تمام خوبیاں حسن و احسان کے کمال کے نقطہ پر پہنچی ہوئی ہوں اور کوئی منقصت اس کی ذات میں نہ ہو قرآن شریف میں تمام صفات کا موصوف صرف اللہ کے اسم کو ہی ٹھہرایا ہے تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ اللہ کا اسم تب متحقق ہوتا ہے کہ جب تمام صفات کاملہ اس میں پائی جائیں۔ پس جبکہ ہر ایک قسم کی خوبی اس میں پائی گئی تو حسن اس کا ظاہر ہے۔ اسی حسن کے لحاظ سے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا نام نور ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض۔ یعنی اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے۔ ہر ایک نور اسی کے نور کا پرتوہ ہے۔

(باقی)

"تاریخِ احمدیّت" کی پانچویں جلد

اور

احبابِ جماعت کا فرض

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب جج عالمی عدالتِ انصاف ہیگ (ہالینڈ)

"تاریخِ احمدیّت" کی پانچویں جلد سے خلافتِ ثانیہ کی تاریخ کی ابتداء ہوتی ہے یعنی اُس دَور کی جس کی خبر پہلے سے وحیِ الٰہی میں اِن پُر شوکت الفاظ میں دی گئی ہے

مظھر الاوّل والاٰخر
مظھر الحقّ والعلاء
کانّ اللّٰہ نزل من السّمآء

خلافتِ ثانیہ کی تاریخ ایک لحاظ سے سبز اشتہار کی پیشگوئی کے ظہور کی تفصیل ہوگی لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسی عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور صرف ایک بار نہیں بلکہ بار بار ہوتا ہے اور صرف ایک دَور تک محدود نہیں رہتا بلکہ لمبے عرصہ تک چلتا ہے۔ جو نشان اس کے ظہور کی تائید میں ظاہر ہوتے ہیں وہ صرف ایک ملک یا ایک نسل کی ہدایت کا موجب اور ذریعہ نہیں بنتے ان کا حلقۂ اثر بہت وسیع اور ممتد ہوتا ہے۔ خود پیشگوئی کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ اس پیشگوئی کا موعود دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا اور بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوگا اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ علاوہ سلسلہ کی تاریخ کی حفاظت کے پیشگوئی کی تائید میں ظاہر ہونے والے نشانوں کی تاریخ اور تفصیل کو نہایت احتیاط سے محفوظ کر لیا جائے۔ یہ ذمہ واری اگر موجودہ نسل کے ہاتھوں پوری طرح سرانجام نہ دی گئی تو آنے والی نسلوں کو شکوے کا حق بجا طور پر ہوگا کہ ہم نے غفلت سے کام لیا۔ اسی طرح ہم اللہ تعالیٰ کے حضور بھی جوابدہ ہوں گے۔ اِس ذمہ واری کے پیشِ نظر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ومتعنا اللّٰہ بطول حیاتہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ سلسلہ کی تاریخ کو محفوظ کرنے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ ادارۃ المصنفین کی طرف سے اس ارشاد کی تعمیل میں چار جلدیں تاریخِ احمدیت کی شائع ہو چکی ہیں اور اب پنجم جلد شائع ہو رہی ہے سلسلہ احمدیہ کی تاریخ اپنی مدت کے لحاظ سے تین چوتھائی صدی سے تجاوز کر رہی ہے۔ موجودہ وقت میں خال خال وہ بزرگ اور مقدس ہستیاں اب نظر آتی ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک پر بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔ جن کی آنکھوں نے اس نور کا جلوہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ جن کے خوش نصیب ہاتھوں نے ان مبارک ہاتھوں کو چھوا بلکہ وہ بزرگ بھی اب تھوڑے رہ گئے ہیں جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا زمانہ پایا۔ آپ کی مجلس میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کی اور قرآن کریم کے معارف اور نکات آپ سے سیکھے یا آپ کی زبان معجز بیان سے سُنے۔ موجودہ نسل اور آئندہ نسلوں کے لئے سلسلہ کی ابتدائی تاریخ سے واقفیت حاصل کرنے اور اس ذریعہ سے ایمان کو تازہ اور محکم کرنے کا ایک بڑا ذریعہ تاریخِ احمدیت میں مہیّا کیا جا رہا ہے۔

تاریخِ احمدیت کی پانچویں جلد میں خلافتِ ثانیہ کے دورِ اوّل یعنی ابتدائی سترہ سال کے واقعات کو بیان کیا گیا ہے یا یوں اندازہ کر لیجئے کہ یہ جلد ان واقعات پر مشتمل ہے جو موجودہ نسل کے چالیس سالہ اصحاب کی پیدائش سے پہلے یا انکی طفولیت کے زمانہ میں ظہور پذیر ہوئے تھے ان کے لئے یہ جلد زمانے کے لحاظ سے بھی تاریخ کی حیثیت رکھتی ہے اور ہم سب کے لئے ہدایت کا چشمہ اور روح اور دل کی غذا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے تمام ان بزرگوں کی سعی کو مشکور فرمائے جنہوں نے اسکی تالیف اور اشاعت میں مخلصانہ محنت کی ہے۔ اور انہیں وافر اجر سے نوازے۔ اور ان کی محنت کے اِس شیریں ثمر کو قبولیت سے نوازے اور ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس نعمت کی پوری قدر کریں اور اس سے پورا فائدہ اٹھائیں تا ہم لئن شکرتم لازیدنّکم کے انعام کے مستحق ٹھہریں۔ آمین

محمد ظفر اللہ خان
لندن ۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۳ء

"حضور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقی معجزات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایک دفعہ آپ ایک درخت کے نیچے سوئے پڑے تھے کہ ناگاہ ایک شور و پکار سے بیدار ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جنگلی اعرابی تلوار کھینچ کر خود حضور پر آپڑا ہے۔ اُسنے کہا۔ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) بتا اس وقت میرے ہاتھ سے تجھے کون بچا سکتا ہے۔ آپؐ نے پورے اطمینان اور سچی سکینت سے جو حاصل تھی فرمایا کہ اللّٰہ۔ آپؐ کا یہ فرمانا عام انسانوں کی طرح نہ تھا۔ اللّٰہ جو خدا تعالیٰ کا ایک ذاتی اسم ہے اور جو تمام جمیع صفات کاملہ کا مستجمع ہے ایسے طور پر آپؐ کے منہ سے نکلا کہ دل سے نکلا اور دل پر ہی جا کر ٹھہرا۔ کہتے ہیں کہ اسم اعظم یہی ہے اور اس میں بڑی بڑی برکات ہیں لیکن جس کو وہ اللہ یاد ہی نہ ہو وہ اس سے کیا فائدہ اٹھائے گا۔ الغرض ایسے طور پر اللہ کا لفظ آپؐ کے منہ سے نکلا کہ اس پر رعب طاری ہو گیا اور ہاتھ کانپ گیا۔ تلوار گر پڑی!"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۰۱)

ایک نہایت مخلص امریکن احمدی کی وفات

مکرم عبدالحمید صاحب مبلغ امریکہ۔ مقیم ڈیٹن

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز جمعرات بوقت ساڑھے تین بجے صبح ہمارے نہایت مخلص اور قابلِ احترام نومسلم امریکن بھائی ولی کریم صاحب جن کا پہلا نام آرتھر جے فرٹز (ARTHUR J. FRITZS) تھا۔ بعمر ۶۷ سال ہمیں داغِ مفارقت دے کر اپنے مالکِ حقیقی کو جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ مع اپنی اہلیہ صاحبہ کے ۱۹۳۵ء میں حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے تھے۔ قبولِ اسلام سے پہلے دونوں میاں بیوی چرچ میں باقاعدہ جاتے۔ مگر نیک فطرت ہونے کی وجہ سے عیسائیت سے بیزار رہتے۔ سب سے بڑی وجہ جو ان کے دل میں عیسائیت سے نفرت پیدا کرنے کا موجب ہوئی وہ عیسائیوں بالخصوص پادریوں کے قول و عمل میں ہم آہنگی کا فقدان تھا۔ ایک مرتبہ مکرم مرسل شفیق صاحب نومسلم مرحوم جو نہایت مخلص احمدی تھے۔ ان کے گھر بغرض تبلیغ تشریف لے گئے۔ انہوں نے اسلام سے روشناس کیا۔ ان کی دعوت پر احمدیہ جماعت کی مجالس میں شریک ہونے لگے۔ آہستہ آہستہ اسلامی لٹریچر پڑھنے سے اور دوسرے نومسلم بھائیوں میں اخلاص دیکھ کر مشرف باسلام ہوگئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مجھے ڈیٹن آئے ہوئے ایک سال اور پانچ ماہ ہوگئے ہیں۔ میں انہیں کے گھر میں مقیم ہوں۔ لہٰذا مجھے انہیں نزدیک سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ آپ نہایت منکسر المزاج۔ متواضع۔ خوش اخلاق اور پابندِ صوم و صلوٰۃ تھے اور قربانیوں کے میدان میں اپنے حلقہ میں فقید المثال تھے۔ ۱۹۵۲ء میں آپ نے اپنے مکان واقعہ ۶۳۳ ربنڈالف اسٹریٹ سے ملحقہ ایک قطعہ زمین جس کا طول ۱۰۰ فٹ اور عرض ۳۵ فٹ ہے مسجد بنانے کی غرض سے جماعت احمدیہ کو پیش کر دیا۔ اس قطعہ کی اس وقت قیمت نو صد ۹۰۰/- ڈالر تھی۔ اور اب تو اس کی قیمت اور بھی زیادہ ہوگئی ہے۔ ڈیٹن کی جماعت نے اس پر مسجد کا ایک حصہ یعنی Basement مبلغ دس ہزار ڈالر خرچ کر کے تعمیر کر دیا ہے۔ آپ چونکہ خود پیشہ کے لحاظ سے معمار تھے اس لئے آپ نے خود محنت کر کے تعمیر میں حصہ لیا۔ چندوں کی تفاصیل کا مجھے علم نہیں۔ مگر مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ امریکہ کی باقی جماعتوں نے بھی مالی امانت بڑھ چڑھ کر کی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین

یہ عاجز جب سے یہاں آیا ہے جماعت کی توجہ مسجد کی تکمیل کی طرف مبذول کراتا رہا ہے۔ چند ماہ ہوئے ایک مرتبہ خاکسار نے حضرت امیر المومنین کی سالانہ جلسہ کی ایک تقریر کا جس میں حضور نے اسلامی اذان کی فلاسفی بیان کی تھی اپنے الفاظ میں ملخص جماعت کے سامنے پیش کیا اور تعمیر مسجد کی تحریک بھی کر دی۔ برادرم ولی کریم صاحب مرحوم دوران تقریر کھڑے ہوگئے اور چشم پُر آب ہو کر نہایت عزم کے ساتھ فرمانے لگے کہ اگر میرا کوئی بھی ساتھ نہیں دے گا تو میں اکیلا ہی انشاء اللہ اس مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچاؤں گا۔

اس واقعہ کے بعد آپ نے مسجد کی تعمیر کے لئے مزید مبلغ چار ہزار ڈالر دینے کا وعدہ کیا۔ ایک ہزار ڈالر تو آپ نے نقد پیش کر دئے اور باقی تین ہزار ڈالر کے متعلق ان کا خیال تھا کہ وہ اپنی زمین کا ایک قطعہ جو کسی اور سٹیٹ میں واقع ہے فروخت کر کے ادا کریں گے۔ آپ کی تقلید میں دوسرے احباب نے بھی حسب توفیق تعمیر مسجد کی مد میں چندہ دیا۔

مرحوم کا خیال تھا کہ وہ بہت جلد تعمیر کے کام کو مکمل کر دیں گے چنانچہ میرے ساتھ جا کر اینٹوں اور بلاک کی سپلائی کے بارے میں متعلقہ کمپنی سے گفت و شنید کی۔ اسی طرح سمینٹ سپلائی کرنے والوں سے اسٹیمیٹ لیا بلکہ ان کو مبلغ چار صد ڈالر بطور پیشگی ادا کر دیا۔ بلڈر سے کنٹریکٹ پر دستخط ثبت کرائے۔ اب سارا کام تیار تھا مگر بلڈنگ پرمٹ دینے والوں نے تاخیر کر دی اور اسی اثنا میں آپ بیمار ہو کر ہسپتال میں داخل ہوگئے۔ جس روز ہمیں بلڈنگ پرمٹ ملا اس کے دوسرے روز آپ راہیٔ ملکِ بقا ہوگئے۔

علاوہ مندرجہ بالا قربانیوں کے آپ نے پچاس نئی کرسیاں خرید کر مسجد کو پیش کر دیں نیز مبلغ ۲۸۰ ڈالر کا ایک بہت بڑا قالین خریدا جس پر ہم آج کل نماز پڑھتے ہیں۔

غرضیکہ آپ کی نیکی۔ تقویٰ۔ سخاوت اسلام اور احمدیت کے لئے محبت اور جاں نثاری و دیگر اخلاقِ فاضلہ آنے والی نسلوں کے لئے ہمیشہ مشعلِ راہ کا کام دیں گے۔ آپ اس دنیا سے رخصت ہوگئے مگر آپ کا نام اور آپ کے کارہائے نمایاں ابدالآباد تک زندہ رہیں گے۔

آپ اپنا دو منزلہ مکان بھی مع سامان کے جماعت کے نام ہبہ کر گئے ہیں۔ اس مکان کی اس وقت مالیت تقریباً بارہ ہزار ڈالر کے لگ بھگ ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو جو صرف دو افراد پر مشتمل ہیں یعنی ایک ان کی بیوہ اور ایک ان کا بھائی، صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

نوٹ:۔ یہ مضمون ابھی پوسٹ نہیں کیا تھا۔ کہ برادرم مکرم عبدالعزیز صاحب کو مسجد کے بارے میں مزید تحریک کی۔ انہوں نے ایک ہزار ڈالر مزید نقد دیدیا۔ فالحمد للہ۔ اس سے پہلے وہ ایک ہزار ڈالر دے چکے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شانِ مصلح موعود

خدا اماں بدہد از نگاہِ چشمِ حسود
بر حسنِ کامل و احسانِ حضرتِ محمود

مطاعِ زمرۂ ایمانیاں و مظہرِ حق
متاعِ شوکتِ اسلام و مصلحِ موعود

ازو کمالِ جمال است ازو جمالِ کمال
مثیلِ یوسف و دلبندِ مہدیٔ مسعود

بلند طبع او خالی است از رسوم و ریا
چنانکہ آمدہ در وحیِ مہدیٔ موعود

"طریقِ زہد و تعبد ندانم اے زاہد
خدائے من قدمم راند بر رہِ داؤد"

وجودِ او ہمہ وقف است بہرِ خدمتِ دیں
دعائے او پئے اسلام در قیام و سجود

کلامِ او گلِ ریحانِ گلشنِ امکاں
نظامِ حکمتِ او ضیمرانِ باغِ وجود

کسے کہ دامنِ پاکش گرفت اے خاکی
ز جملہ رنج و غم و دردِ ایں جہاں آسود

(عبدالرحمٰن خاکی بی۔ اے راولپنڈی)

"جب انسان دنیوی ہوا و ہوس اور نفس کی طرف سے کلّی موت اپنے اوپر وارد کر لیتا ہے تب اسے وہ حیات ملتی ہے جو کبھی فنا نہیں ہوتی۔ پھر اس کے بعد مرنا کبھی نہیں ہوتا"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۰۱)

حاجی منشی قادر بخش صاحب پنشنر کی وفات

حاجی منشی قادر بخش صاحب پنشنر پٹواری آف بستی رندان تحصیل ڈیرہ غازی خان مورخہ ۳۱/۱۰/۶۴ و ۱/۱۱/۶۴ کی درمیانی شب اپنے گاؤں سے دس میل دور بمقام ماہ احمدانی جہاں آپ اپنے ایک دوست کے پاس گئے ہوئے تھے۔ بحالت غربت اور بیکسی بعمر اندازاً ۷۰ سال انتقال فرما گئے۔ اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلیہِ رَاجِعُون۔

مرحوم کا جملہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد سعادت میں ہی حضور کے دامن سے وابستہ ہو چکا تھا۔ اس لحاظ سے مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ اسلام کے خادم احمدیت کے فدائی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے عاشق عابد زاہد بلا ناغہ تہجد گزار دعا گو موصی تھے۔ حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل کی تھی۔ غرض مرحوم بڑی خوبیوں کا انسان اور اعلیٰ نمونہ کے حامل تھے۔

مرحوم نے ساری زندگی عاجزی اور مسکینی میں گزاری۔ عاجز کے ساتھ محبانہ مراسم تھے۔

بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور قارئین الفضل سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ حاجی صاحب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے نیک اعمال کا بہترین بدلہ عطا فرما کر مرحوم کی روح کو بلند درجات عطا فرمائے اور مرحوم کے پسماندگان اور دوستوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار۔ حسن خاں حجانہ سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خاں)

اطاعت ہی میں برکت ہے

وعدہ تحریک جدید سال نو تحریک جدید پیش کرتے وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے نئے حکم کی تعمیل میں کوئی وعدہ دس روپے سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ سوائے ان مستثنیات کے جو مستورات اور بچوں کے لئے بیان کی گئی ہیں۔ احباب کو یہ نکتہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ غنی ہے۔ اسے چھوٹی اور بڑی رقم سے غرض نہیں۔ وہ اپنے بندوں کو مطیع و فرمانبردار دیکھنا چاہتا ہے۔ اس کو دلوں کا تقویٰ پہنچتا ہے۔ پس تقویٰ یہی تقاضا کرتا ہے کہ امام عالی مقام کی اطاعت کی جائے۔ اسی میں برکت ہے۔

اس نئے حکم کے ہر دو دفاتر کے مجاہد مخاطب ہیں۔ دفتر اوّل والے بھی اور دفتر دوم والے بھی۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

حافظ کلاسز کے لئے ضروری ہدایت

حافظ کلاسز کے معلمین کی ہدایت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حافظ کلاسز کا روزانہ ٹائم ٹیبل پانچ چھ گھنٹے سے کم نہیں ہونا چاہیئے خواہ متواتر پڑھایا جائے یا وقفہ سے یعنی کچھ وقت پہلے پہر تعلیم اور حفظ قرآن کے لئے دیا جائے اور کچھ آخری پہر۔ حافظ کلاس ربوہ کا وقت بھی پانچ چھ گھنٹے ہے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

پتہ جات مطلوب ہیں

۱۔ ممتاز احمد صاحب ولد خدا بخش صاحب (وصیت نمبر ۱۳۷۷۷) پیشہ دکانداری نے رحیم یار خاں سے مورخہ ۲۰/۱/۶۴ کو وصیت کی تھی۔ گاگڑی چک نمبر ۱۴۴ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خاں میں بھی رہائش پذیر رہے ہیں۔

۲۔ چوہدری عبدالمجید صاحب ولد چوہدری عبدالرحمٰن صاحب (وصیت نمبر ۱۲۱۶۶) قوم جٹ پیشہ ملازمت۔ پیدائشی احمدی نے جڑانوالہ سے مورخہ ۷/۹/۵۵ کو وصیت کی تھی۔ ساکن سوہاوہ ضلع جہلم میں فیلڈ اسسٹنٹ (واپڈا) کام کرتے رہے ہیں۔

۳۔ لطف الرحمٰن صاحب ناز ولد حکیم محبیب الرحمٰن صاحب بنارسی (وصیت نمبر ۱۲۴۰۸) قوم قریشی پیشہ ملازمت۔ پیدائشی احمدی۔ نے مورخہ ۱۶/۴/۵۶ کو بمقام ربوہ سے وصیت کی تھی۔ بطور پٹواری دفتر تحصیلدار صاحب کوٹلہ میں بھی کام کرتے رہے ہیں۔

۴۔ سلطان محمد خاں صاحب ولد حافظ محمد خاں صاحب دہلوی (وصیت نمبر ۱۲۴۱۶) قوم پٹھان پیشہ ملازمت نے منڈی حاصل پور ضلع بہاولپور سے مورخہ ۲۸/۵/۵۶ کو وصیت کی تھی۔ اور موصی موصوف بطور انچارج ۵.۷.۰ خانقاہ مبارک براستہ سمہ سٹہ ضلع بہاولپور بھی کام کرتے رہے ہیں۔

۵۔ شیخ ظہور احمد صاحب ولد شیخ عظیم الدین صاحب (وصیت نمبر ۱۲۴۲۸) قوم شیخ پیشہ تجارت ۴۴

۴۴۔ پیدائشی احمدی نے سیتاروڈ ضلع دادو سے مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۵۶ء کو وصیت کی تھی۔

۶۔ مکرم محمد یحییٰ صاحب موصی نمبر ۱۲۶۰۲ ولد سید محمد یوسف صاحب سابق ساکن C-6/12 لالوکھیت کراچی نمبر ۱۹۔

مندرجہ بالا موصیان کے ایڈریس کے متعلق اگر کسی دوست کو علم ہو یا موصیان خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اشاعت اسلام کے لئے امام عالی مقام کی دعوت سے کوئی فرد جماعت مستثنیٰ نہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"پس میں پھر تم کو تحریک جدید کے وعدوں کی طرف بلاتا ہوں۔ ان کو بھی جن کو ابتدائی دور میں حصہ لینے کی توفیق ملی اور ان کو بھی جو بعد میں آئے اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پہ چلنے کی کوشش کر رہے ہیں یا انہیں کوشش کرنی چاہیئے۔"

(الفضل مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۶۴ء)

جیسا کہ اس ارشاد سے واضح ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے جماعت کے کسی طبقہ کو بھی تحریک جدید کے مالی جہاد سے مستثنیٰ نہیں رہنے دیا۔ پس عہدہ داران جماعت کا فرض ہے کہ وہ جلد از جلد جملہ افراد جماعت سے وعدے لے کر اپنے امام عالی مقام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد بھی مستحضر رہے کہ کوئی وعدہ دس روپیہ سے کم نہ ہو بجز مستورات خانہ دار اور بچوں کے جن کے سرپرستوں نے دس روپیہ کی شرط کو اپنی ذات سے پورا کر دیا ہو۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

گمشدہ فوٹو:۔ زین کا ایک فوٹو تقریباً ۲ فٹ لمبا اور ۴ فٹ چوڑا۔ ربوہ کے علاقہ میں گاڑی سے گر گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو ڈاکٹر بشیر احمد صاحب گول بازار کے پاس پہنچا کر ممنون فرما دیں۔ (محمد انور زاہد گولبازار۔ ربوہ)

درخواست دعا:۔ فضل حق خاں صاحب کراچی کو دستگیر کالونی میں دو دو کانیں بنانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے۔ مکرم امیر صاحب نے سنگ بنیاد رکھا اور حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی شرکت فرمائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان دوکانوں کو بابرکت کرے۔

(عبدالمالک خاں کراچی)

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے آئٹم ریٹ ٹنڈر محکمہ ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے مورخہ ۲۵/۱۱/۶۴ بوقت ۲ بجے بعد دوپہر مطلوب ہیں۔ ٹھیکیداران صاحبان کو ٹنڈر فارم وصول کرتے وقت چیٹھی محکمہ ہذا نام اندراج اور تجدید کی دکھانی پڑے گی۔

نوٹ:۔ (۱) ٹنڈر بلا ضمانت یا مشروط یا بذریعہ تار قابل قبول نہ ہوگا۔

نوٹ:۔ (۲) حقوق نام منظوری کسی ایک ٹنڈر یا تمام ٹنڈر بلا ضمانت بحق ایگزیکٹو انجنیئر پراونشل ڈویژن سرگودہا محفوظ کئے جاتے ہیں۔

نام کام	تخمینہ	زر ضمانت بذریعہ چالان خزانہ یا بنک ڈرافٹ وصول کی جاویگی	معیاد
نمبر ۱۔ سپلائی مارڈی انڈس بجری ½ تا ¾" گیج بلا کرایہ تا سرگودہا ریلوے سٹیشن سائیڈنگ	۴۰۰۰۰/-	۸۰۰/-	۲ ماہ
نمبر ۲۔ سپلائی مارڈی انڈس بجری ½ تا ¾" گیج بلا کرایہ تا بھلوال ریلوے سٹیشن	۱۵۰۰۰/-	۳۰۰/-	۱ ماہ
نمبر ۳۔ ـــــ ایضاً ـــــ خوشاب ریلوے سٹیشن	۳۰۰۰۰/-	۶۰۰/-	۲ ماہ
نمبر ۴۔ ـــــ ایضاً ـــــ جوہر آباد ریلوے سٹیشن	۳۰۰۰۰/-	۶۰۰/-	۲ ماہ

دستخط ایگزیکٹو انجنیئر سرگودہا پراونشل ڈویژن سرگودہا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مثل ۱۷۵۲۰

میں شریفہ بی بی (صحابیہ) بیوہ غلام رسول مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ نشینی عمر تقریباً ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن مردان ڈاک خانہ خاص ضلع مردان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶۴-۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میرے شوہر غلام رسول مرحوم کا ترکہ بصورت مکانات و دکانات قیمتی بارہ ہزار روپیہ ہے جو بمقام بدوملہی ضلع سیالکوٹ میں واقع ہے اس جائداد میں میرا ۱/۸ حصہ بنتا ہے یعنی ڈیڑھ ہزار روپیہ کی جائداد میری ملکیت ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (۳) زیورات چوڑیاں طلائی ۴ عدد وزنی ۱/۲ ۳ تولہ قیمتی ۵۰۴ روپیہ بالیاں ۲ عدد طلائی وزنی ۱/۲ تولہ قیمتی ۲۰۰/- روپیہ (۴) میرا حق مہر مبلغ ۳۰۰/- روپیہ تھا جو میں وصول کر چکی ہوں اور خرچ کر چکی ہوں۔ (۵) میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی وصیت آج سے ہی شمار کی جائے۔ الامتہ نشان انگوٹھا۔ شریفہ بی بی موصیہ۔
گواہ شد عبد السمیع پسر موصیہ۔ گواہ شد چراغ دین مربی سلسلہ احمدیہ حال مردان۔

مثل ۱۷۵۲۲

میں میاں محمد حسین ولد میاں محمد احسن مرحوم قوم اراعیں کھوکھر پیشہ پنشنر عمر ۶۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مردان ضلع مردان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶۴-۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (۱) ہماری مشترکہ زرعی زمین ۱۵ کلّے جو کہ موضع گوندلانوالہ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ میں ہے جو ابھی تک تقسیم نہیں ہوئی جس میں سے میرے حصہ کی سالانہ آمد تقریباً ۳۰۰/- روپے ہے زمین تقسیم ہونے پر میں دفتر کارپرداز کو اطلاع دوں گا (۲) ایک دکان پختہ واقعہ بگٹ گنج مردان جس کی قیمت اندازاً مبلغ پانچ ہزار (۵۰۰۰/-) روپے ہے یہ مکان بھی ابھی تک مشترکہ ہے اس کے علاوہ (۳) میرا ایک کلیم بالیت ۵۰۰۰/- روپیہ ہے جس کی رقم یا جائداد مجھے نہیں ملی ملنے پر اس کی اطلاع دفتر کارپرداز کو دے دی جاوے گی۔ (۴) میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی (۵) لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۱۰۰ روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے خزانہ میں داخل کرتا رہوں گا۔

(۶) میں اپنی زرعی اراضی کا حصہ وصیت منڈی کے بھاؤ اپنی زندگی میں ادا کر دوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکا اور میرے ورثاء بھی ادا نہ کریں تو میری وصیت منسوخ سمجھی جائے (۷) میری وصیت ۹/۶۴ سے منظور کریں اور چندہ کی ادائیگی اسی تاریخ سے شروع کر دوں گا
العبد میاں محمد حسین پنشنر ڈرافٹسمین و سیکرٹری مال مردان مکان متصل دو بیل گنج بگٹ مردان
گواہ شد بشیر احمد ڈینس نائب امیر جماعت احمدیہ مردان
گواہ شد۔ محمد اجمل مربی سلسلہ احمدیہ پشاور

مثل ۱۷۵۲۳

میں زبیدہ بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد ڈینس قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مردان ضلع مردان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۶۴-۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے (۱) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے جو بذمہ خاوند ہے (۲) زیورات طلائی انگوٹھی وزنی ۱/۲ ۴ ماشہ قیمتی ۵۴/- روپیہ طلائی انگوٹھی وزنی ۴ ماشہ ۳ رتی قیمتی ۵۴/- روپے طلائی انگوٹھی وزنی ۲ ماشہ قیمتی ۲۰/- روپے طلائی انگوٹھی وزنی ۲ ماشہ ۷ رتی قیمتی ۲۸/۷۵ روپے طلائی انگوٹھی وزنی ۳ ماشہ ۴ رتی قیمتی ۳۵/- روپیہ۔ طلائی کڑے جوڑی وزنی ۲ تولہ ۷ ماشہ قیمتی ۳۱۰/- روپے طلائی چوڑیاں دو عدد ایک تولہ نو ماشہ قیمتی ۲۱۰/- روپے طلائی نیکلس وزنی ۱ تولہ ۱۱ ماشہ قیمتی ۲۳۰/- روپے طلائی نیکلس وزنی ۲ تولہ ۵ ماشہ ۴ رتی قیمتی ۲۹۵/- روپے طلائی کانٹے وزنی ۱۰ ماشے ۴ رتی قیمتی ۱۰۵/- روپے جھمکی طلائی وزنی ۱ تولہ ۱ ماشہ قیمتی ۱۳۰/- روپے (۳) ایک مکان پختہ ۴۳۸/۱۲۰۰-۱۳ کابلی محلہ جیون داس بنک روڈ مردان قیمتی ۳۰۰۰/- روپے میں اس جائداد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور کی جائے
الامتہ زبیدہ بیگم ۸/۶۴-۲۹
گواہ شد:۔ میاں محمد حسین سیکرٹری مال مردان
گواہ شد:۔ بشیر احمد ڈینس خاوند موصیہ مالک سیالکوٹ ریڈیو کارپوریشن مردان
نوٹ :۔ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر میری بیوی کا میرے ذمہ واجب الادا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں۔ العبد۔ بشیر احمد ڈینس خاوند موصیہ۔
گواہ شد۔ چراغ دین مربی سلسلہ احمدیہ حال مردان
گواہ شد:۔ میاں محمد حسین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مردان۔

~~بشیر جنرل سٹورز~~

اور اب

ربوہ جنرل سٹورز

★

کالج اور سکول کی کتب اور آرائش و زیبائش کے سامان

کیلئے

ہمارے ہاں تشریف لائیں

اٹرانگزیر ریپال

ایک حیرت انگیز دوا ! جو بہت سی امراض کا واحد علاج ہے

★ یہ گولیاں معدہ کو طاقت دیتی غذا ہضم کرتی اور ریاح کو خارج کرتی ہیں۔

★ نظام ہضم کی اصلاح کر کے پیٹ درد نفخ قبض تبخیر معدہ اور بادِ گولہ کو دور کرتی ہیں

★ ریحی عصبی عضلاتی اور مفاصل کی درد اور جسم کی عام دردوں کے لئے بہت مفید ہیں

★ سستی اور کمزوری دور کر کے توانائی پیدا کرتی ہیں۔

★ موسم سرما میں اس کا باقاعدہ استعمال سردی کے مقابلہ کی طاقت پیدا کرتا ہے بوڑھوں کیلئے تو نعمت خداوندی ہے

قیمت ۲ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار۔ ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آج دنیا سے خدا تعالیٰ کے وجود کو منوانے کے لئے عظیم الشان قربانیوں کی ضرورت ہے

جو لوگ قربانیوں سے گھبراتے ہیں اور دین کی خدمت کیلئے آگے نہیں آتے وہ کسی عزت کے مستحق قرار نہیں پا سکتے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب کو اشاعت اسلام کے ضمن میں ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آج دشمن اسلام کے مقابلہ میں اپنی جانیں اور اپنا مال صرف کر کے اسلام کے خلاف کالجوں کے ذریعہ۔ ہسپتالوں کے ذریعہ انجمنوں اور سوسائٹیوں کے ذریعہ سیاسی نمائندوں کے ذریعہ پراپگینڈہ کر رہا ہے اگر اس حالت میں ایک مسلمان اپنے گھر میں لیٹا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کو برا بھلا کہتا چلا جائے تو یہ اس کی حد درجہ کی حماقت ہوگی اسے سوچنا چاہیئے کہ کیا اس نے اسلام کی خاطر اپنی جان جوکھوں میں ڈالی ہے؟ کیا اس نے اسلام کے لئے اپنی جان کو اسی طرح ہلاکت میں ڈالا جس طرح وہ دنیا کے لئے ڈالتا ہے؟ کیا وہ اسلام کی اشاعت کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہے اور کر رہا ہے؟ جس آدمی کا نفس ان سوالوں کا جواب ہاں میں دے اسے اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھنا چاہیئے ورنہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون منہ سے نہ کہنا اور عمل سے اس کا ثبوت دینا یہ دونوں برابر ہیں۔

پس ہماری جماعت کو غور کرنا چاہیئے کہ ان کے اعمال حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کے قول کے مصداق تو نہیں ہر وہ شخص جو ایمان میں کمزوری دکھاتا ہے اور اپنے دن رات اسلام کے پھیلانے کے لئے وقف نہیں کرتا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کی اشاعت کا اسے احساس نہیں قربانی کے نام سے اس کا دل دھڑکنے لگتا ہے چندہ دیتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپتے ہیں اور دل میں انقباض پیدا ہوتا ہے۔ اگر وقف زندگی کا مطالبہ ہو تو خوف سے کانپنے لگتا ہے یا وہ لوگ جن کی اولاد وقف کے قابل ہے لیکن وہ ان کو وقف کی تحریک نہیں کرتے یا اگر لڑکا زندگی وقف کرتا ہے تو مائیں اور بہنیں رونا شروع کر دیتی ہیں اور باپ کہتا ہے کیا میں نے تجھے اسی دن کے لئے پڑھایا تھا کہ زندگی وقف کرے ایسے انسانوں کا کوئی حق نہیں کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کے متعلق کہیں کہ وہ نافرمان اور غدار تھے۔ بلکہ چاہیئے کہ اپنے آپ کو بھی انہیں میں سے شمار کریں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی جماعتوں کا کام اتنا مشکل نہ تھا جتنا ہمارا کام ہے اُس وقت صرف یہ سوال تھا کہ تخت پر صرف خدا تعالیٰ کو بٹھایا جائے یا فرعون کو لیکن آج تو خدا تعالیٰ کے وجود کا ہی سرے سے انکار کیا جا رہا ہے اور بجائے لا الٰہ الا اللہ ثابت کرنے کے اور بجائے اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کو ثابت کرنے کے ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہے، کہ وہ موجود ہے کیونکہ دنیا اس کی ذات کا انکار کر رہی ہے ایسے حالات میں اس کی صفات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کہ اس میں کون کونسی طاقت ہے اور کونسی نہیں۔ اب صرف خدا تعالیٰ کو تخت پر بٹھانے کا سوال نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی روحانی پیدائش کا سوال ہے کہ خدا تعالیٰ کا وجود ایسے طور پر ظاہر ہو کہ دنیا اس کا انکار نہ کر سکے۔ اس وقت سوال یہ نہیں کہ لا الٰہ الا اللہ کو کس طرح دنیا میں قائم کیا جائے بلکہ سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کو کس طرح منوایا جائے۔ جیسی ظلمت اور جیسی ضلالت ہمارے زمانہ میں ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار ہمارے زمانہ میں کیا جا رہا ہے اس کی نظیر پہلے وقتوں میں نہیں ملتی پس ہماری جماعت کو بھی اس کے مقابل پر ایسی شاندار قربانیاں کرنی چاہئیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا فضل مل کر اعلیٰ نتائج پیدا کرے اور وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے وجود کو دنیا سے منوا دیں اور اس کی حکومت دنیا پر قائم کر دیں"

(الفضل ۲ر اپریل ۱۹۵۵ء)

ہمسفر سنبھلے ہوئے آنا کہ رستہ ہے خراب
پر قدم ڈھیلا نہ ہو میں تیز رفتاروں میں ہوں

(کلام محمود)

چین اور روس کے رہنما اختلافات ختم کرنے پر متفق ہو گئے

چو این لائی کا دورۂ ماسکو کامیاب رہا

ماسکو ۱۳ر نومبر۔ سابق وزیر اعظم مسٹر خروشیف کی برطرفی کے تقریباً تیس دن بعد روس اور چین کے اختلافات ختم ہو گئے ہیں۔ روسی لیڈروں نے کمیونسٹوں کی عالمی کانفرنس بلانے کی تجویز ترک کر دی ہے۔ اور دونوں ملکوں کی کمیونسٹ پارٹیوں کا ایک اجلاس پیکنگ میں بلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے اس اجلاس میں موجودہ نظریاتی اختلافات کو ختم کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں گے۔ توقع ہے کہ اس کانفرنس میں روس کی طرف سے مسٹر سوسلوف اور وزیر اعظم کوسیجن شرکت کریں گے اس بات کا امکان ہے کہ یہ کانفرنس آئندہ سال جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہوگی۔

اس سلسلہ میں سرکاری اعلان ایک دو دن میں متوقع ہے بہر حال ماسکو کے باخبر ذرائع نے ان خبروں کی تصدیق کر دی ہے کہ چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کا دورہ ماسکو پوری طرح کامیاب رہا ہے اور دونوں ملکوں کے لیڈر بڑے خوشگوار ماحول میں مذاکرات کر رہے ہیں۔

خالد کا خلافت ثانیہ نمبر

(ایک دلکش پیشکش)

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

احباب کو یہ معلوم کر کے یقیناً خوشی ہوگی کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ امسال اپنے ترجمان رسالہ خالد کا ایک شاندار خلافت ثانیہ نمبر شائع کر رہی ہے رسالہ دو صد صفحات پر مشتمل اور سلسلہ کے بہترین لکھنے والے بزرگان کے مضامین سے مزین ہوگا۔ انشاء اللہ۔ مضامین کا انتخاب اس رنگ میں کیا گیا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پچاس سالہ کامیاب دور خلافت کے تمام پہلو اپنی پوری شان کے ساتھ قارئین کے سامنے آجائیں۔ اس رسالہ کو مناظرانہ رنگ نہیں دیا گیا مگر حقائق پر مبنی المصلح الموعود کی جو دلکش تصویر اس کے مطالعہ سے ذہن میں ابھرتی ہے وہ تنہا ہی منکرین خلافت کے تمام اعتراضات اور نیش زنیوں کا مسکت اور کافی جواب ہے۔

رسالہ محدود تعداد میں طبع کروایا جا رہا ہے اس لئے ان احباب سے جو خالد کے باقاعدہ خریدار نہیں گزارش ہے کہ جلد از جلد مطلوبہ تعداد اور زر و کروا لیں۔

شہری اور بڑی دیہاتی مجالس کی یہ ذمہ داری ہوگی کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہ رسالہ منکرین خلافت میں تقسیم کرنے کا اہتمام کریں اور مطلوبہ تعداد سے جلد از جلد شعبہ اشاعت کو مطلع کریں ہر مجلس کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ غیر احمدی احباب میں تقسیم کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ رسالہ جات ضرور خریدیں۔ مکرم امیر صاحب وزیر آباد نے ۵۰ رسالہ جات کا آرڈر بھجوا کر ایک نیک مثال قائم کی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دوسری مجالس اور جماعتوں کو بھی اس نیک نمونہ کی تقلید کرنی چاہیئے۔ قیمت فی کاپی دو روپے ہے،

پاکستان کی سرحدوں پر ہندوستان کی زبردست جنگی تیاریاں

نئی دہلی ۱۳ر نومبر۔ امریکہ اور برطانیہ سے مزید فوجی امداد ملنے کے وعدوں کے بعد ہندوستان نے جارحانہ کارروائیاں اور تیز کر دی ہیں خود ہندوستانی اخبارات نے اعتراف کیا ہے کہ پاکستان کی سرحد پر ہندوستانی فوج کی تعداد میں دھڑا دھڑ اضافہ کیا جا رہا ہے اور اسے جدید ترین اسلحہ سے لیس کیا جا رہا ہے آسام تری پورہ، مغربی بنگال اور مشرقی پنجاب اور جموں اور کشمیر کی سرحدوں پر ہندوستانی سپاہی زبردست جنگی تیاریاں کر رہے ہیں پاکستان سے ملنے والے صوبوں میں متعین ہندوستانی سرحدی پولیس کی تنظیم نو کی گئی ہے اور اسے جدید اسلحہ مہیا کیا جا رہا ہے تبت کی سرحد پر بھی ہندوستانی فوج میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ پاکستان کی سرحد پر ہندوستان کی جنگی تیاریوں کی نگرانی بھارتی فوج کے چیف آف سٹاف جنرل چوہدری کر رہے ہیں۔